Journal of World Religions and Interfaith

ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)

Vol. 3, Issue 1, Spring 2024, PP. 99-116

HEC:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089593#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/168

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/2912

DOI: https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2912

Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title The Introduction of Halal Sustenance, Sources, Obstacles and their Remedy

Author (s): Prof. Dr. Abdul Qadir Buzdar
Professor, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan

Dr. Ghazi Abdul Rehman Qasmi
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan.

Received on: 08 January, 2024
Accepted on: 01 June, 2024
Published on: 22 June, 2024

Citation: Prof. Dr. Abdul Qadir Buzdar, and Dr. Ghazi Abdul Rehman qasmi. 2024. “The Introduction of Halal Sustenance, Sources, Obstacles and Their Remedy”. *Journal of World Religions and Interfaith Harmony* 3 (1):99-116. https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2912.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

JWRIH 03:01 (2024) pp. 99-116 **ISSN: 2958-9932**

رزق حلال کا مفہوم، ذرائع، مانع اسباب اور ان کا تدارک

The Introduction of Halal Sustenance, Sources, Obstacles and their Remedy

Prof. Dr. Abdul Qadir Buzdar
Professor, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: drbuzdar786@gmail.com

Dr. Ghazi Abdul Rehman Qasmi
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan.
Email: gaqasimi@gmail.com

Abstract

Islam is a comprehensive and complete code of life. Islam presents praiseworthy and manifest instructions for all walks of life. By following these instructions human beings can make their lives better; in this world and hereafter too. Among these Islamic teachings, acquisition of lawful sustenance is extremely valuable. Use of legitimate sustenance is highly essential and it is an important condition for the acceptance of all types of worships. Therefore, according to Islamic Shariya, it has been ordained to eat and use only allowed and purified edible things and to avoid completely using and eating forbidden, unlawful and unhygienic things. All the Prophets and Messengers have also been enjoined to eat and use things which are purified and allowed in Islamic Shariya. Lawful sustenance creates positive effects on human beings' mood and health while illegally gotten sustenance create negative effects and there will be no spiritual development. Moreover, every person who had violated the divine injunctions in this regard; he or she will have to face its bitter consequences; in this world and hereafter too. What is meant by lawful sustenance? How can any person cognize and recognize lawful sustenance? Which are its various forms? Which are illegitimate and unethical sources of income? Which are the hindrances in the way of earning legal money and what could be its dispensation? In the light of teachings of the Holy Quran and Sunnah, all these issues have been discussed in this article.

Keywords: Rizq-e-halal, Legitimate sustenance, Degrees of halal, Islamic Shariya, Holy Quran and Sunnah.

اسلام میں رزق حلال کی بڑی اہمیت ہے اور عبادات کی قبولیت کی اہم ترین شرط حلال خوری ہے یہی وجہ ہے کہ قران وسنت میں حلال وطیب کے کھانے پر زور دیا گیا اور حرام وخبیث سے بالکلیہ اجتناب کرنے کا حکم ملتا ہے۔ رزق حلال کے انسان پر مثبت جسمانی، روحانی ونفسیاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اس کے دل کی اصلاح ہوتی ہے، ایمانی قوت بڑھتی ہے، عبادات اور اعمال صالحہ کی طرف طبیعت مائل وراغب ہوتی ہے حاصل شدہ نعمتوں کی حفاظت اوران میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ جبکہ حرام اور اس کے مشتملات انسانی مزاج اور طبیعت پر منفی اثرات کا باعث بنتے ہیں جو نہ صرف روحانی ترقی کے لیے حارج ثابت ہوتے ہیں بلکہ جسمانی ونفسیاتی طور پر بھی نقصان دہ ہوتے ہیں۔ رزق حلال سے کیا مراد ہے ؟ اس میں کونسی صورتیں داخل ہیں ؟ فی زمانہ رزق حلال کے حصول میں کیا دشواریاں اور رکاوٹیں ہیں ؟ ان کا سدباب کیسے ممکن ہے ؟ مقالہ ہذا میں اس پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

رزق کا لغوی واصطلاحی معنی

لغت میں رزق کے معنی جس چیز سے نفع اٹھایا جائے، اور یہ عطاء، حصہ، نصیب کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے اس کی جمع ارزاق ہے۔ امام جوہری (م-393ھ) لکھتے ہیں:

الرِزْقُ: ما يُنْتَفَعُ به والجمع الارزاق والرزق العطاء[1]

"رزق سے مراد وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے اور اس کی جمع ارزاق ہے اور رزق عطاء کو بھی کہتے ہیں۔"

امام رازیؒ (م-606ھ) لکھتے ہیں:

الرزق في كلام العرب هو الحظ[2]

"کلام عرب میں رزق حصہ اور نصیب کو کہتے ہیں۔"

اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے امام ابن عطیہ اندلسیؒ (م-543ھ) لکھتے ہیں:

والرزق عند أهل السنة ما صح الانتفاع به حلالا كان أو حراما، بخلاف قول المعتزلة إن الحرام ليس برزق[3]

([1]) الجوھری اسماعیل بن حماد، ابونصر، الصحاح، بیروت، دارالعلم للملایین، 1407ھ، جلد4، صفحہ 1481

([2]) الرازی، محمد بن عمر، ابوعبداللہ، مفاتیح الغیب، بیروت، داراحیاء التراث العربی، 1420ھ، جلد2، صفحہ 275

([3]) ابن عطیہ اندلسی، عبدالحق بن غالب، ابومحمد، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، بیروت، دارالکتب العلمیہ، 1422ھ، جلد1، صفحہ 85

”اور اہل سنت کے نزدیک رزق سے مراد ہر وہ چیز جس سے نفع اٹھانا صحیح ہو خواہ وہ چیز حلال ہو یا حرام بخلاف معتزلہ کے ان کے ہاں حرام رزق نہیں ہے۔“

رزق حلال کا مفہوم

وہ غذائی اور قابل انتفاع اشیاء جو شرعاً حلال وطیب ہیں اور انسانی جسم و عقل کے لیے نقصان دہ نہیں ہیں ان کو شریعت کے بتائے ہوئے طریقوں سے حاصل کرنا رزق حلال کہلاتا ہے۔ لہٰذا اگر وہ چیز شرعاً حرام ہے تو وہ رزق حلال کے دائرہ کار سے خارج ہوگی اور اگر وہ چیز شرعاً حلال ومباح ہے مگر کسی دوسرے کی ملکیت میں ہے اور اسے غیر شرعی طریقوں سے حاصل کیا گیا ہے تو وہ بھی رزق حلال میں شامل نہیں ہوگی۔

رزق کی اقسام

رزق کی دو قسمیں ہیں۔ ❶ **ظاہرہ:** وہ تمام اشیاء جو انسانی بدن کے کام آتی ہیں جیسا کہ کھانے وپینے کی اشیاء اور سازوسامان۔ ❷ **باطنہ:** وہ چیزیں جن کا تعلق انسانی نفوس و قلوب سے ہے جیسا کہ علوم ومعارف سے انسانی نفوس اور قلوب رزق پاتے ہیں۔[4]

حصول رزق حلال کے حوالہ سے قرآن وسنت میں وارد احکامات

قران کریم میں متعدد مقامات پر رزق حلال کو کمانے اور کھانے کا حکم دیا گیا کہیں اشارۃ بات کی گئی اور کہیں صریح الفاظ میں اس کو بیان کیا گیا۔[5] ایک مقام پر فرمایا گیا:

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾[6]

”پس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔“

---

(4) ابن منظور افریقی، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت، دار صادر، 1414ھ، جلد10، صفحہ 115

ملا علی القاری، محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، بیروت، دار الفکر، 1422ھ، جلد4، صفحہ 1569

(5) القرآن، النباء:11، الاعراف:10، البقرۃ:168، المائدۃ:5، الاعراف:157

(6) القرآن، الجمعۃ:10

امام قرطبی (م-671ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نماز کی ادئیگی کے بعد تجارت و دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نکلنے کی اجازت ہے اور فضل اللہ سے مراد اللہ تعالی کی طرف سے جو رزق ہے اس کو تلاش کرو۔[7]

اسی طرح ایک حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں[8] اور فرمایا اے ایمان والو ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ[9] پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے پریشان بال جسم گرد آلود اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے اے رب اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پہننا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے قبول ہو۔[10]

اسی طرح ایک حدیث میں ہے "حرام مال پر پلنے والا جسم جنت میں داخل نہیں ہو گا۔"[11] رزق حرام کے انہی نقصانات کی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ جس علاقے میں فسق و فجور عام ہو اس سے ہجرت کرنا لازمی نہیں لیکن اگر حرام رزق سے چھٹکارہ ممکن نہ ہو تو اس علاقہ سے نکل جانا واجب ہے۔ جیسا کہ امام المغربیؒ (م-1119ھ) نے لکھا ہے۔[12] مذکورہ بالا تمام آیات اس بات پر دلالت کر رہی ہیں کہ رزق حلال کو کھایا جائے اس کے حصول کے لیے کوشش و محنت کی جائے اس لیے کہ اللہ تعالی نے رزق اور اسباب کو پیدا فرمایا اب ان کو اختیار کرنا اور اپنی محنت کے بل بوطے پر اپنا حصہ وصول کرنا انسان کی اپنی ذمہ داری ہے۔ اسی لیے تو ایک اور مقام پر واضح فرمایا گیا:

﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾[13]

"اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔"

([7]) القرطبی، محمد بن احمد، ابو عبد اللہ، الجامع لاحکام القران، القاہرہ، دار الکتب المصریہ، 1384ھ، جلد 18، صفحہ 108

([8]) القرآن، المومنون: 51

([9]) القرآن، البقرہ: 172

([10]) مسلم بن الحجاج، الامام، الصحیح، بیروت، داراحیاء التراث العربی، س ن، جلد 2، صفحہ 703، رقم الحدیث: 1015

([11]) الدارمی، عبد اللہ، ابو محمد، المسند، السعودیہ، دار المغنی، 1412ھ، جلد 3، صفحہ 1827، رقم الحدیث: 2818

([12]) المغربی، الحسین بن محمد، البدر التمام شرح بلوغ المرام، دار ھجر، 1428ھ، جلد 9، صفحہ 202

([13]) القرآن، النجم: 39

اس لیے انسان کو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھنا چاہیے اور نہ لوگوں کے مال پر نظر رکھنی چاہیے بلکہ وہ اپنی محنت اور کوشش سے حاصل کرے۔ چنانچہ حدیث میں بھی حلال کی طلب کو فرض اور لازم قرار دیا گیا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

«طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»(14)

"حلال کا طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

«طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ»(15)

"حلال روزی کا طلب کرنا فرائض کے بعد فرض ہے۔"

ملا علی القاریؒ (م-1014ھ) نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے چند باتیں لکھی ہیں جو قابل غور ہیں۔

❶ کمانا اس شخص پر فرض ہے جو اپنی ذات کے لیے یا اپنے گھر والوں کی کفالت کے لیے کمائی کا محتاج ہو۔

❷ حلال کمائی سے مراد وہ رزق جس کا حرام نہ ہونا یقینی ہو۔ تا کہ مال مشتبہ کو بھی شامل ہو جائے کیونکہ احادیث میں مشتبہ سے اجتناب کا حکم بطور احتیاط کے ہے نہ کہ فرض ہونے کی وجہ سے۔

❸ اس حدیث میں رزق حلال کو جو فرض قرار دیا گیا ہے یہ خطاب ہر فرد اور شخص کو بعینیہ نہیں ہے اس لیے کہ بہت سے لوگوں کا نان ونفقہ دوسروں پر واجب ہوتا ہے۔

❹ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ رزق حلال کا طلب وکسب فرض ہونے کے مرتبہ میں نماز، روزہ، حج وغیرہ کی طرح نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر مکلف شخص پر جو عام فرض بعینیہ واجب ہے اس کے بعد یہ فرض ہے۔ اور بعض اہل علم نے کہا یہ فرض متعاقب ہے کہ بعض فرائض دیگر بعض کے بعد آتے ہیں اس کی کوئی انتہا نہیں ہے اس لیے کہ کسب حلال ورع کی اصل اور تقوی کی اساس ہے۔(16)

---

(14) الطبرانی، سلیمان بن احمد، ابو القاسم، المعجم الاوسط، القاہرہ، دار الحرمین، س ن، جلد 8، صفحہ 272، رقم الحدیث: 8610

(15) الطبرانی، سلیمان بن احمد، ابو القاسم، المعجم الکبیر، القاہرہ، مکتبہ ابن تیمیہ، س ن، جلد 10، صفحہ 74، رقم الحدیث: 9993

(16) ملا علی القاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد 5، صفحہ 1904

الغرض بہت سی احادیث ہیں جن میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ رزق حلال کا حصول فرض ہے اور حرام سے بچنا ضروری ہے۔اسی طرح احادیث میں کسب حلال کے سلسلہ میں اعتدال سے کام لینے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔[17]

حصول رزق حلال کے مدارج

حصول رزق حلال کے چند درجات ہیں ملا علی القاریؒ لکھتے ہیں:

❶ اتنی مقدار میں رزق حلال کا حصول اور کمائی کرنا کہ اس شخص کی اپنی اور اہل خانہ کی ضروریات کے لیے کافی ہو یہ واجب ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

❷ اپنی اور اہل خانہ کی ضروریات سے زائد کمانا یہ مباح ہے جبکہ فخر اور کثرت کا اظہار مقصود نہ ہو۔ایک قول کے مطابق یہ مکروہ ہے اس لیے کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی عبادت کرے جیسا کہ قران کریم میں ہے﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾[18]ہم کہتے ہیں کہ عبادت سے مراد معرفت ہے جو کہ کسب حلال کے منافی نہیں ہے اور اگر عبادت ہی مراد ہو تو پھر فرض عبادات مراد ہونگی اور یہ بھی کسب حلال کے منافی نہیں ہیں اس لیے کہ یہ سارا وقت نہیں گھیر تیں۔[19]

رزق حلال کے ذرائع

امام ماوردیؒ(م-450ھ)نے حصول رزق حلال کے تین ذرائع "اصول المکاسب" کے تحت بیان کیے ہیں۔

❶ زراعت

❶ تجارت

❸ صنعت وحرفت

اس کے بعد انہوں نے یہ بحث چھیڑی ہے کہ کونسا ذریعہ افضل ہے اس میں تین قسم کی آراء ہیں چنانچہ امام شافعیؒ کے نزدیک تجارت افضل ہے اور خود امام ماوردیؒ کے ہاں زراعت افضل ہے کیونکہ کھیتی باڑی توکل کے زیادہ قریب ہے اور دوسرا اپنے ہاتھ

([17])ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابو عبد اللہ، السنن، دار احیاء الکتب العربیہ، س ن، جلد2، صفحہ 725، رقم الحدیث:2142

([18])القرآن، الزاریات:56

([19])ملا علی القاری، علی، مرقاۃ المفاتیح، جلد5، صفحہ 1889

کی کمائی ہے اور تیسرا اس میں انسانوں، حیوانات، پرندوں سب کو نفع ہوتا ہے۔ اور اس پر انہوں نے احادیث سے دلائل بھی پیش کیے ہیں۔[20] اس میں ایک اور ذریعہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

4 ملازمت

بہر کیف انتخاب ذرائع میں اصل بات یہ ہے کہ حلال و حرام میں امتیاز اور فرق کا لحاظ کیا جائے۔ باقی ہر شخص اپنی استعداد، صلاحیت اور حالات و مقامات کے مطابق کوئی بھی ذریعہ اختیار کر سکتا ہے۔

حصول رزق حلال میں مانع اسباب ورکاوٹیں

عصر حاضر مادیت پرستی کا دور ہے اور آرام و تعیش کے لیے نت نئی ایجادات سامنے آچکی ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی خواہش تقریباً ہر شخص میں موجود ہے مگر مسائل کی کثرت اور وسائل کی قلت مانع آجاتی ہے اس لیے اب اس بات کی زیادہ پرواہ نہیں کی جاتی کہ رزق کے حصول کے لیے ذریعہ حلال ہے یا حرام بس سوچ یہی ہے کہ ضروریات اور خواہشات کی تکمیل ہوتی رہے اسی لیے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا:

« يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لاَ يُبَالِي المَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الحَلاَلِ أَمْ مِنَ الحَرَامِ»[21]

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ جو چیز لے رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگوں میں تقوی ختم ہو جائے گا اور وہ حلال و حرام کے درمیان فرق نہیں کریں گے۔ اب ان اسباب اور رکاوٹوں کو ذکر کیا جاتا ہے جو رزق حلال کے حصول میں مانع ہیں۔

1 بیروزگاری

رزق حلال کے حصول میں بنیادی مانع اور سبب بیروزگاری ہے۔ قابل غور پہلو یہ ہے کہ جب پڑھے لکھے، قابلیت و لیاقت کے حامل افراد نوکریوں سے محروم ہیں تو معمولی تعلیم و قابلیت والے افراد کا کیا حال ہوگا؟ سارے افراد تو محنت و مزدوری کی طرف

([20])النووی، یحیی بن شرف، ابوزکریا، المجموع شرح المھذب، دارالفکر، س ن، جلد9 صفحہ 59

([21])البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، جلد3، صفحہ 55، رقم الحدیث: 2059

نہیں آتے بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو حالات کے جبر کی وجہ سے مختلف غلط راستوں کا انتخاب کر بیٹھتے ہیں جو نہ صرف شرعا حرام ہیں بلکہ معاشرہ کے امن وسکون کو بھی تہہ بالا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

❷ گداگری

اس وقت گداگری کی یہ صورت حال ہے کہ شائید ہی کوئی گلی اور محلہ ایسا ہو جہاں بھکاری نہ دکھائی دیتے ہوں۔ بہت سے لوگوں نے تو اسے پیشہ ہی بنالیا ہے جس کی وجہ سے اصل حقدار بھی لوگوں کے تعاون سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جب لوگوں کو مطلوبہ روزگار نہیں ملتا یا وہ محنت ومشقت کے عادی نہیں ہوتے تو وہ بھیک مانگنا شروع کر دیتے ہیں حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

« وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ، كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ»(22)

”اور جو آدمی مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی ایسا شخص جہنم کے گرم پتھر کھائے گا۔ جو چاہے کم کھائے اور جو چاہے زیادہ کھائے۔“

”تم میں سے کوئی شخص لکڑیاں جمع کر کے اپنی پیٹھ پر گھٹا لاد کر لائے اس سے بہتر ہے کسی سے سوال کرے اور جس سے سوال کیا گیا وہ اس کو دے یا نہ دے۔“(23)

لیکن تین صورتوں میں سوال کرنے کی اجازت ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

”سوال کرنا درست نہیں مگر تین طرح کے آدمیوں کے لئے ایک وہ جو نہایت مفلس ہو خاک میں لوٹتا ہو دوسرے وہ جو پریشان کن قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہو۔ تیسرے وہ جس نے کوئی قتل کر ڈالا ہو اور اب اس پر دیت لازم آئی ہو۔“ (24)

بہر کیف شریعت کا اس مسئلہ میں عمومی مزاج یہی ہے کہ انسان کو محنت اور اپنے قوت بازو سے رزق کو حاصل کرنا چاہیے اور حتی الامکان اپنے آپ کو مانگنے سے بچائے۔

---

(22) الترمذی، ابو عیسی، محمد بن عیسی، السنن، مصر، مکتبہ مصطفی البابی الحلبی، 1395ھ، جلد 3، صفحہ 34، رقم الحدیث: 653

(23) البخاری، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، جلد 3، صفحہ 57، رقم الحدیث: 2074

(24) ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، السجستانی، السنن، بیروت، المکتبۃ العصریہ صیدا، س ن، جلد 2، صفحہ 120

❸ قحبہ گری

بیروز گاری کی وجہ سے کچھ لوگ قحبہ گری اور بے حیائی کے راستوں کو اختیار کر لیتے ہیں جس سے اگر چہ وقتی طور پر رقم حاصل ہو جاتی ہے مگر دنیا و آخرت دونوں ہی برباد ہو جاتے ہیں۔ قرآن وسنت میں اس سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔ دور نبوی ﷺ میں کچھ لوگ اپنی لونڈیوں کو اس غلط کام پر لگاتے تھے تو اس پر فرمان الٰہی نازل ہوا:

﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَي الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾[25]

”اور تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انھیں دنیا کی زندگی کے فائدہ کی غرض سے زنا پر مجبور نہ کرو۔“

اسی طرح قرآن کریم میں بدکاری کے قریب جانے بھی منع کیا گیا ہے۔[26] اور دوسرے مقام پر فواحش کے الفاظ استعمال فرما کہا گیا کہ اس کے بھی قریب نہیں جانا خواہ بے حیائی اعلانیہ ہو یا پوشیدہ۔[27] اسی طرح حدیث مبارکہ میں زانیہ کی اجرت کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔[28] بلکہ زانیہ کی اجرت جس کو حدیث میں ”مهر البغی“ کہا گیا ہے اس کی حرمت پر اہل علم کا اجماع ہے۔[29]

❹ سودی نظام معیشت

آج معاشی نظام سود کے گرداب میں پھنسا ہوا ہے سودی معاملات اور لین دین جاری ہے بینکوں کا تو سارا دارومدار اسی پر ہے اگر چہ کچھ اہل علم نے جدید اسلامی بینکاری کے نام سے سود کا متبادل پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس پر دیگر بعض اہل علم کو اختلاف ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔ بہر کیف قرآن وسنت میں سود کی حرمت پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔[30] اسی

([25])القرآن،النور:33

([26])القرآن،الاسراء:32

([27])القرآن،الانعام:151

([28])البخاری،الجامع الصحیح،جلد3،صفحہ84،رقم الحدیث:2237

([29])النووی،یحیٰ بن شرف،ابوزکریا،المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج،بیروت،داراحیاء التراث العربی،1392ھ،جلد10،صفحہ 231

([30])القرآن،البقرہ:275

طرح ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ [31]

ایک اور حدیث میں ہے:

«كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا»[32] کہ ہر وہ قرض جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔

الغرض سود حرام ہے اس سے اجتناب ضروری ہے مگر ہمارے ہاں سودی معاملات اس قدر رواج پا چکے ہیں کہ یہ بھی رزق حلال کے حصول میں رکاوٹ ہیں۔

❺ منشیات فروشی

اسلامی نقطہ نظر سے نشہ آور اشیاء کا استعمال، صنعت، بیچنا سب حرام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»[33]

"ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے:

«إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا، حَرَّمَ بَيْعَهَا، وَأَكْلَ ثَمَنِهَا»[34]

"جس ذات نے شراب کا پینا حرام کیا اسی نے اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا حرام قرار دیا ہے۔"

انہی نصوص کے پیش نظر فقہاء کرام نے نشہ آور اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ علامہ حصکفیؒ (م-1088ھ) لکھتے ہیں کہ

ويحرم أكل البنج والحشيشة والافيون لانه مفسد للعقل ويصد عن ذكر الله وعن الصلاة[35]

بھنگ، حشیش اور افیون کا کھانا حرام ہے اس لیے کہ یہ مفسد عقل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہے۔

([31]) الترمذی، السنن، جلد 3، صفحہ 504، رقم الحدیث: 1206

([32]) ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد، ابو بکر، المصنف، الریاض، مکتبۃ الرشد، 1409ھ، جلد 4، صفحہ 327، رقم الحدیث: 20690

([33]) البخاری، الصحیح، جلد 8، صفحہ 30، رقم الحدیث: 6124

([34]) ابو یوسف، القاضی، یعقوب بن ابراہیم، الآثار، بیروت، دار الکتب العلمیہ، س ن، جلد 1، صفحہ 228

([35]) الحصکفی، علاء الدین، محمد بن علی، الدر المختار شرح تنویر الابصار، دار الکتب العلمیہ، 1423ھ، جلد 1، صفحہ 678

لہذا جب ان چیزوں کا استعمال جائز نہیں تو بیچنا بھی جائز نہیں ہے۔ مگر دولت کی خاطر لوگ یہ سب دھندے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

❻ جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچنا

آج لوگ اپنا مال بیچنے کے لیے نہ صرف جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں بلکہ جھوٹی قسم بھی اٹھا لیتے ہیں۔ جبکہ اس طرح مال بیچنے پر بڑی سخت وعید حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ "اللہ تعالی روز قیامت ایسے شخص کے ساتھ گفتگو فرمائے گا اور نہ اس کی طرف دیکھے گا جس نے کسی سامان کے بارے میں گاہک کے سامنے جھوٹی قسم کھائی کہ اسے اس چیز کی زیادہ قیمت مل رہی تھی۔"[36] تا کہ اس طرح مشتری دھوکہ کھا جائے۔

❼ ملاوٹ اور دھوکہ دہی

اشیاء میں ملاوٹ کر کے ان کا وزن بڑھا دینا اور اصل قیمت پر بیچنا گناہ اور حرام ہے آج، گندم، گیہوں، چاول، مرچ، مصالحہ جات، شہد سمیت دیگر غذائی اجناس اور دیگر ضرورت کی اشیاء میں لوگ ملاوٹ کر کے فروخت کر رہے ہیں جس کا مقصد صرف پیسہ ہے اسی طرح گاہک کو دھوکہ اور فراڈ کر کے چیزیں فروخت کرنے کا رجحان ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔[37] جس شخص نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

اسی طرح دھوکہ ایک صورت تناجش ہے[38] جس سے آپ ﷺ نے منع کیا کہ ایک شخص کا سامان خریدنے کا ارادہ نہیں ہے مگر وہ چیز کی قیمت ایسے ہی بڑھ چڑھ کر لگا رہا ہے تا کہ مشتری زیادہ قیمت پر خرید لے یا مشتری کو دھوکہ دینے اس چیز کی تعریف شروع کر دے چونکہ اس میں دوسرے کا نقصان ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔[39] اسی طرح ضرر اور غرر کی اور بھی بہت سی صورتوں کی حدیث میں ممانعت آئی ہے جس میں مشتری کا نقصان ہے۔ مگر دولت حاصل کرنے کے لیے ان کو اختیار کیا جاتا ہے۔

([36]) البخاری، الصحیح، جلد 3، صفحہ 112، رقم الحدیث: 2369

([37]) مسلم، الامام، الصحیح، جلد 1، صفحہ 99، رقم الحدیث: 101

([38]) البخاری، الصحیح، جلد 3، صفحہ 191، رقم الحدیث: 2723

([39]) الکورانی، احمد بن اسماعیل، الکوثر الجاری الی ریاض احادیث البخاری، بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1429ھ، جلد 4، صفحہ 423

❽ رشوت خوری

رشوت خوری عام وبا کی طرح پھیل چکی ہے۔ حالانکہ رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں کے بارے میں سخت وعید آئی ہے فرمان نبوی ﷺ ہے:

«لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي» (40)

"رشوت لینے والے اور دینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔"

مگر اس کے باوجود رشوت کا بازار گرم ہے اور لوگوں کو جائز کاموں کے لیے رشوت دینی پڑتی ہے۔

❾ سستی اور کاہلی یا کام کو معیوب سمجھنا

بعض لوگ محنت سی جی چراتے ہیں اور وہ اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ ان کو مشقت و محنت والا کام نہ کرنا پڑے لوگ خود بخود ان کی مدد کریں ان کو زکوۃ وصدقات دیں جبکہ وہ محنت کرکے اپنی ضروریات پوری کرسکتے ہیں۔ حدیث مبارکہ میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

«لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ»(41)

"کسی غنی اور تندرست آدمی کو زکوۃ لینا جائز نہیں۔"

جو شخص اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی بجائے کاہلی اور سستی کی وجہ سے لوگوں کے مال اور جیب پر نظریں گاڑے بیٹھا ہو وہ کیوں رزق حلال کے حصول کے لیے کوشش کرے گا۔ بعض لوگ حب جاہ میں مبتلا ہوتے ہیں اگر ان کو من پسند نوکری یا روزگار نہ ملے تو عام یا چھوٹے موٹے کام کو اپنی شان کے خلاف یا معیوب سمجھتے ہیں ور بعض لوگ ہر وقت اس خیال میں ہوتے ہیں کہ کسی کیمیا گر سے سونے بنانے کا نسخہ معلوم کرلیں یا کسی زمین کی کھدائی کرکے کوئی دفینہ نکال کر راتوں رات امیر بن جائیں ان دونوں کاموں کے پیچھے وہ اپنا رہا سہا سرمایہ بھی کھو بیٹھتے ہیں اس لیے جو طبعی معاش کے ذرائع ہیں ان کی طرف متوجہ ہوکر محنت کرنی چاہیے یا کوئی بھی ایسا کام جس سے رزق حلال کا حصول ممکن ہو اسے اختیار کرلیا جائے۔

---

(40)ابن ماجہ، السنن، جلد2، صفحہ 775، رقم الحدیث:2313

(41)الترمذی، السنن، جلد3، صفحہ 33، رقم الحدیث:652

رزق حلال میں اضافہ کے اسباب اور رکاوٹوں کا سد باب

رزق حلال میں اضافہ کے بہت سے اسباب ہیں اختصار کے پیش نظر چند کا ذکر کیا جاتا ہے جن پر عمل کی صورت میں حصول رزق حلال میں جو رکاوٹیں حائل ہیں ان کا بھی سد باب ہو جائے گا۔

❶ تقوی، توبہ اور استغفار کی طرف متوجہ ہونا

توبہ استغفار اور تقوی کے اختیار کرنے اور گناہوں کے ترک کرنے سے اللہ تعالی کی طرف سے خصوصی برکات کا نزول ہوتا ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں تفصیلی ہے۔[42]

❷ اللہ تعالی پر توکل کرنا

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾[43]

"جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو وہی اس کو کافی ہے بیشک اللہ اپنا حکم پورا کرنے والا ہے اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔"

اسی طرح ایک حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔"[44]

معلوم ہوا توکل علی اللہ بھی رزق میں اضافے اور برکت کا اہم سبب ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کوشش نہ کرے، انسانی حتی الوسع محنت و کوشش کرتے ہوئے اسباب اختیار کرے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے نتیجہ اس پر چھوڑ دے۔

---

(42) القرآن، الاعراف:96، الطلاق:2،3، نوح:13، 11، 10

(43) القرآن، الطلاق:3

(44) الترمذی، السنن،، جلد4، صفحہ 573، رقم الحدیث:2344

❸ راہ خدا میں خرچ کرنا

راہ خدا میں خرچ کرنا بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور عطا فرماتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

﴿قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾(45)

"کہو بیشک میرا رب روزی کشادہ کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو بھی کچھ تم لوگ خرچ کرتے ہو اس کی جگہ وہ تم کو اور دیتا جاتا ہے اور وہی ہے سب سے بہتر روزی دینے والا۔"

اسی طرح ایک حدیث میں ہے:

«هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُم» (46)

"تمہیں کمزور لوگوں کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔"

معلوم ہوا ضعفاء جن میں بچے، بوڑھے، عورتیں، فقراء سب شامل ہیں ان پر خرچ کرنے کی بدولت رزق میں فراوانی ہوتی ہے۔

❸ صلہ رحمی اور حسن سلوک کا مظاہرہ

«مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»(47)

"کہ جس شخص کو پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو یا اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے۔"

❹ صبح سویرے کام کاج میں مشغول ہونا

صبح سویرے اٹھ کر نماز پڑھنا اور پھر سونے کی بجائے اپنے کام کاج اور کاروبار میں مصروف ہونا بھی برکت کا باعث ہے کیونکہ اس بارے میں آپ ﷺ کی دعا ہے:

---

(45) القرآن، الطلاق:3

(46) البخاری، الجامع الصحیح، جلد4، صفحہ36، رقم الحدیث:2896

(47) البخاری، الجامع الصحیح، جلد8، صفحہ5، رقم الحدیث:5985

«اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا» . وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ» [48]

"اے اللہ میری امت میں سے صبح جلدی جانے والوں کو برکت عطا فرما چنانچہ آپ جب کبھی کوئی لشکر روانہ کرتے تو صبح صبح بھیجتے۔ راوی کہتے ہیں کہ صخر بھی تاجر تھے وہ بھی جب تاجروں کو بھیجتے تو شروع دن میں ہی بھیجا کرتے تھے پس وہ امیر ہو گئے اور ان کے پاس مال کی کثرت ہو گئی۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا صبح صبح جو بھی کام کیا جائے گا، تجارت، طلب علم، سفر وغیرہ اس میں برکت ہو گی اور طبیعت بھی اس وقت تازہ دم اور نشاط والی ہوتی ہے کام بھی چستی اور دل جمعی سے ہوتا ہے۔ حضرت صخر رضی اللہ عنہ تجارت کرتے تھے جب انہوں نے اس سنت کی رعایت رکھنی شروع کی تو فضل الٰہی سے وہ مالا مال ہو گئے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کی دعا ہے اور اس کے قبول ہونے میں تو کوئی شک نہیں ہے۔

5 عبادت الٰہی کے لیے وقت نکالنا

حدیث میں ہے اللہ تعالی فرماتا ہے:

«ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى، وَامْلَأْ يَدَيْكَ رِزْقًا، ابْنَ آدَمَ لَا تَبَاعَدْ عَنِّي فَأَمْلَأْ قَلْبَكَ فَقْرًا، وَأَمْلَأْ يَدَيْكَ شُغْلًا» [49]

"ابن آدم تم میری عبادت کے لیے خود کو فارغ کرو میں تمہارے دل کو بے نیاز کر دوں گا اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا ابن آدم مجھ سے دوری نہ اختیار کر و گرنہ تیرے دل کو فقر میں مبتلا کر دوں گا اور تیرے دونوں ہاتھ مشغول رہیں گے۔"

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت کرنے سے خصوصی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

([48]) ابو داؤد، السنن، جلد 3، صفحہ 35، رقم الحدیث: 2606

([49]) الطبرانی، المعجم الکبیر، جلد 20، صفحہ 216، رقم الحدیث: 500

الحاکم، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1411ھ، جلد 4، صفحہ 362، رقم الحدیث: 7926

❻ حج اور عمرہ میں متابعت

حج اور عمرہ میں متابعت بھی رزق میں فراخی اور فقر کو دور کرنے کا سبب ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«تَابِعُوا بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ، وَالفِضَّةِ» (50)

”حج اور عمرہ پے درپے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے سونے اور چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔“

حج اور عمرہ میں متابعت کا مطلب دونوں کو اکٹھے کیا کرو۔ یعنی یا تو حج قران کیا کرو جس میں حج اور عمرہ ساتھ ساتھ ہوتے ہیں یا اس کا مطلب اگر تم نے حج کیا ہے تو عمرہ بھی کرو اور اگر عمرہ کیا ہے تو حج بھی کرو۔ ان سے فقر ظاہری بھی دور ہو سکتا ہے کہ مال و دولت حاصل ہو جائے اور فقر باطنی بھی دور ہو سکتا ہے کہ دل غنی ہو جاتا ہے۔(51)

❼ قناعت پسند ہونا

جو شخص دنیاوی زندگی میں قانع بن کر رہے گا وہ کامیاب ہو گا آپ ﷺ نے فرمایا:

«قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ » (52)

”جس نے اسلام قبول کیا اور اسے بقدر کفایت رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے اپنے عطا کردہ مال پر قناعت عطا کر دی تو وہ شخص کامیاب ہوا۔“

اس لیے حلال طریقے سے جو مل جائے اس پر قناعت کی جائے تو حرام اور مشتبہ چیزوں سے خود کو بچانا آسان ہے۔

❽ بنیادی ضروریات اور خواہشات میں امتیاز کرنا

انسان کی خواہشات لامتناہی ہیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا کہ اس دنیا میں ان سب کا پورا ہونا ناممکن ہے مگر بنیادی ضروریات چند ایک ہیں اگر انسان اپنی بنیادی ضروریات کے حل کی طرف متوجہ رہے اور شرعی اصول کے مطابق اپنی محنت اور کوشش کو جاری

---

(50) الترمذی، السنن، جلد 3، صفحہ 166، رقم الحدیث: 810

(51) ملا علی القاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد 5، صفحہ 1750

(52) مسلم، الصحیح، جلد 2، صفحہ 730، رقم الحدیث: 1054

وساری رکھے تو بھی حرام سے بچنا بالکل مشکل نہیں ہے اور جب کوئی شخص نیکی اور حلال کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد بھی شامل حال ہو جاتی ہے۔

❾ روزگار کی فراہمی اور مستحقین کی امداد

حکومت کو چاہیے کہ وہ روزگار کی فراہمی کو یقینی بنائے ہر شخص سے اس کی قابلیت اوراہلیت کے مطابق کام لیا جائے اگر نئی نوکریوں کا بندوبست کرنا مشکل ہے تو نئے ایسے ادارے کھولے جائیں اور پروگرامز شروع کر دیے جائیں جن کی عصر حاضر میں ضرورت ہے جن سے سرمایہ بھی حاصل ہو اور نوجوانوں کی کھپت بھی ہو اس کے لیے اہم ترین بات یہ ہے کہ حکومت اپنی ترجیحات کا درست تعین کرے اور ایسے اقدامات کرے جن سے بیروزگاری کا خاتمہ ہو۔اور جو لوگ مالی تعاون کے مستحق ہیں ان کی مدد کی جائے تاکہ وہ گداگری سے محفوظ رہ سکیں۔

❿ سودی نظام معیشت ودیگر حرام ذرائع پر پابندی

حکومت کو چاہیے کہ وہ سودی نظام معیشت کو ختم کرے اور اس کے متبادل اسلامی نظام معیشت کو اپنائے چنانچہ جن اہل علم کا اسلامی معاشیات پر کام ہے ان کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔اور جتنے بھی مال ودولت کے حصول کے حرام ذرائع ہیں ان پر بالکلیہ پابندی عائد کی جائے تاکہ طلب حلال کی طرف لوگوں کا اشتغال ہو اور اس سلسلہ میں ان کے لیے راہیں ہموار ہوں۔

خلاصہ بحث:

انسان پیدائش سے لے کر موت تک رزق کا محتاج ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے مختلف رزق کے ذرائع پیدا فرمادیے جن سے وہ رزق حاصل کرتا ہے۔اور طلب رزق حلال کے سلسلہ میں سعی وکوشش کرنے کے احکامات صادر فرما کر بتادیا کہ اپنی محنت اور جدوجہد کے بل بوطے پر اپنا حصہ حلال طریقے سے وصول کرنا ہے اور ساتھ ناجائز اور حرام ذرائع آمدن کی قباحت وشناعت بھی بیان فرمادی کہ انسان حلال کے دائرہ کار سے نہ نکلے فی زمانہ رزق حلال کا حصول مشکل ضرور ہے مگر اس کو ناممکن نہیں کہا جاسکتا ہے رزق حلال کے حصول میں جو رکاوٹیں حائل ہیں ان سب کا ایک ہی بنیادی حل ہے کہ انسان اپنے اندر تقویٰ پیدا کرے کہ میں نے اپنے پروردگار کو ایک دن جواب دینا ہے اور یہ دنیا عارضی وفانی ہے اس لیے چندروز کی لذت ومنفعت کے لیے لافانی زندگی کو داؤ پر نہیں لگا سکتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے رزق حلال کی تلاش کرے اور اللہ پر بھروسہ کرے ان شاء اللہ سب مسائل حل ہو جائیں گے۔